محکمہ تعلیم کے ذریعے نافذ کی گئی۔ ان میں سکولوں اور کالجوں میں نماز ظہر کا وقفہ دیا گیا۔ تاکہ تمام سٹاف اور طلبہ نماز باجماعت ادا کریں۔ اب تک اس پر عمل ہوتا رہا لیکن موجودہ روشن خیال حکومت اسے وقت کا ضیاع سمجھتی ہے۔ لہٰذا ایک حکم نامہ کے ذریعے یہ وقفہ ختم کر دیا گیا ہے۔ بدقسمتی سے پنجاب میں فیصلہ ایک ایسے وزیر اعلیٰ کے دور میں ہوا جن کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ دین دار گھرانے سے ہیں۔

وفاقی وزیر تعلیم (جو خیر سے ساری زندگی فوج میں رہے اور تعلیم کا کوئی تجربہ نہیں رکھتے) نے بھی گذشتہ دنوں دینیات کے مضامین سے نماز کے طریقے کو نکالنے کا فیصلہ صادر فرمایا ہے اور مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ یہ فریضہ وہ گھروں میں خود سرانجام دیں کیونکہ سکولوں میں نماز کا طریقہ بتانے سے تعلیم کا معیار ختم ہو رہا ہے اور اسلامی مضامین پڑھانے سے تعلیم کا بیڑہ غرق ہوا ہے۔

چونکہ ان کے نزدیک تعلیم کا بنیادی مقصد مال و دولت کا حصول ہے لہٰذا ہر وہ نظام تعلیم جو اچھے انسان پیدا کرے بااخلاق نوجوان اور اسلامی اقدار کے حامل لوگ تیار کرے، فرسودہ ہے۔ اس کا نام و نشان مٹانا ان کی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ ایک اسلامی ریاست کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نماز کا اہتمام کرائے۔ الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (سورۃ الحج:۴۱)

اس کے لئے جو بھی ذرائع اختیار کئے جائیں درست ہیں، خصوصاً اپنی تمام درسگاہوں میں نماز کے طریقے پڑھانا، بتانا، سکھانا اور نماز کیلئے وقفہ دینا اور نماز ادا کرنے کی سہولت فراہم کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ لیکن کیا کیا جائے؟ جب حکومت خود ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اعلان بھی کرے اور اسلام کے بنیادی رکن کو نصاب سے نکال دے۔ حالانکہ یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ نماز مسلم اور غیر مسلم کے درمیان امتیازی علامت ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: بین الرجل وبین الکفر ترك الصلاۃ (صحیح مسلم) آدمی اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔ لہٰذا ایسے نشان اور امتیاز کو ختم کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ اگر اسلامی حکومت اس امتیاز کو قائم نہیں رکھ سکتی اور برسر اقتدار طبقہ شرم وحیا محسوس کرتا ہے تو اس کو فی الفور حکومت سے الگ ہو جانا چاہئے اور یہ ذمہ داری کسی ایسے افراد کے سپرد کر دینی چاہئے جو دین کے نفاذ میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے کام کریں، کس قدر شرم کی بات ہے کہ اتنا بڑا فیصلہ کرنے سے قبل وہ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ وہ خود مسلمان ہیں اور ایک اسلامی ریاست کے ذمہ دار ہیں۔ ایسا غیر اسلامی، غیر منطقی فیصلہ کر کے اپنے اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔؟

ہماری تمام دینی سیاسی جماعتوں کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ بلاتاخیر اس بات کا محاسبہ کریں اور مشترکہ موقف اختیار کریں۔ اور موجودہ حکومت کو ایسا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کریں۔ کیونکہ یہ ہماری آئندہ نسل کی حفاظت اور انہیں اسلامی روایات پر قائم رکھنے کا مسئلہ ہے۔ امید ہے توجہ فرمائیں گے۔

حج ...... اتحاد و یکجہتی کا عظیم مظہر

اسلام کے بنیادی ارکان میں حج بھی شامل ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکاۃ وحج البیت وصوم رمضان (صحیح بخاری)

یہ ہر مرد اور عورت، عاقل، بالغ، صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ اور جو لوگ طاقت کے باوجود حج نہیں کرتے ان کے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور اس عزم کا اظہار فرمایا کہ مختلف علاقوں میں آدمی بھیج کر جائزہ لوں کہ جو لوگ طاقت کے باوجود حج نہیں کرتے ان پر جزیہ لگا دوں کیونکہ وہ مسلمان نہیں۔

حج ایسی عبادت ہے جس کی ادائیگی کے مخصوص ایام میں مکہ مکرمہ میں پہنچنا ضروری ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان جو حج کرنا چاہیں ایک جگہ ایک دن ایک لباس میں ایک تلبیہ (لبیك اللھم لبیك لا شریك لك لبیك ......) ایک قبلہ، ایک مقصد، ایک طریقہ کے ساتھ میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں جہاں اتحاد و یکجہتی کا عدیم المثال مظاہرہ کرتے ہیں۔ نہ کوئی وطن نہ قبیلہ، نہ رنگ نہ نسل، نہ امیر نہ غریب، نہ حکمران نہ رعایا۔ سب ایک اللہ کے حضور بندہ و غلام بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ منظر ہے جسے اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کو دکھاتے ہیں اور فخر کا اظہار فرماتے ہیں اور سب کی بخشش کا اعلان فرماتے ہیں۔ اور اگر مسلمان حج کا درس اور سبق یاد رکھیں اور عام زندگی میں بھی اس کا مظاہرہ کریں، کم از کم فرقہ واریت، گروہ بندی، سیاسی خلفشار، ذاتی رنجشیں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ حجاج کرام یہ تمام حکمت بھری باتیں حرم میں چھوڑ آتے ہیں۔ اور معمول کی زندگی میں اس کے اثرات بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ حج میں انسان جہاں بہت سی اچھی باتیں سیکھتا ہے وہاں صبر وتحمل اور ایثار و قربانی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی جذبہ اگر انسان میں پرورش پا جائے تو بہت سارے مسائل از خود ختم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام حجاج کرام کا حج قبول فرمائے۔ نیز انہیں حج کے ثمرات سے بھی مستفید فرمائے۔ آمین

سپریم کورٹ کا مستحسن فیصلہ

ہر چند کہ بسنت اور پتنگ بازی کے نقصانات پر بے شمار مضامین شائع ہوتے رہے اور علماء کرام اپنی تقریروں میں بھی اسکے خطرناک نتائج سے آگاہ کرتے رہے ہیں۔ جہاں پتنگ بازی سے اربوں روپے ضائع ہو رہے ہیں وہاں جانی نقصان بھی ہوتا ہے لیکن حکومت نے کبھی بھی سنجیدگی سے اسکا نوٹس نہیں لیا تھا۔

اب جبکہ دھاتی اور کیمیکل ڈور سے بچوں اور بڑوں کی ہلاکت بڑھ گئی تھیں تو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس چوہدری افتخار احمد نے ازخود نوٹس لیا اور پتنگ بازی اور ڈور سازی پر پابندی عائد کر دی۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر اہلیان لاہور اور دیگر شہروں کے باسیوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ اب حکومت پنجاب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فیصلے پر سختی سے عملدرآمد کرائے۔

ہم اس جراتمندانہ فیصلے پر سپریم کورٹ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور استقامت کی دعا بھی کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ بھی ایسے اہم قومی مسائل پر مفاد عامہ کا خاص خیال فرمائیں گے۔